ڈاکٹر أسماء بامیلا
ترجمہ: مسعود حسن حسنی ندوی

یورپ میں آزادی کا تصور

اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت سے سرفراز فرمایا' اسلام وہ مثالی دین ہے جس نے عورت کو پاکدامنی اور شرافت کی چادر میں ڈھانپ رکھا ہے' اور عورت کی حفاظت جس طرح بھی ممکن ہوسکتی ہے چاہے یہ نوخیزی کا وہ زمانہ ہو جس میں خواہشات اور شہوات وجذبات کا ایک طوفان بلاخیز سینہ میں موجزن ہوتا ہے' اور عورت تمام لوگوں کی خواہش ہوتی ہے' یا بڑھاپے کا زمانہ ہو جب ہر طرح کی خواہشات سے انسان خالی ہوجاتا ہے اسلام نے اس کی حفاظت کی ہے' اطمینان و سکون عطا کرنے کے ساتھ اس مثالی دین نے مجھے نفسیاتی ومعاشرتی طور پر بھی محفوظ مقام عطا کیا' ان کلمات کا اظہار امریکی تعلیم کی ماہر ڈاکٹر اسماء بامیلا نے اخبار ''العالم الاسلامی'' کو اپنے اسلام قبول کرنے کے واقعہ پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا: اور انہوں نے ان اسباب پر بھی روشنی ڈالی جن کی وجہ سے انہوں نے اپنے خاندان اور معاشرہ کے چیلنج کا مقابلہ کیا اور مغربی وامریکی میڈیا میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بہت کچھ سننے اور دیکھنے کے باوجود انہوں نے اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ کر اسلام قبول کیا۔

کائنات کے راز: سب سے پہلے میں نے ڈاکٹر اسماء بامیلا سے یہ سوال کیا: آپ اسلام سے کیسے واقف ہوئیں؟ آپ دوسری امریکی عورتوں کی طرح اطمینان بخش زندگی گزار رہی تھیں' اور آپ کا یہاں سماجی اور نفسیاتی کوئی مسئلہ بھی نہیں تھا پھر کس چیز نے آپ کو اس دین کے قبول کرنے پر آمادہ کیا؟

اسلام سے واقف ہونے یا پھر نسلی دین کو چھوڑ کر کسی دوسرے دین کی تلاش وجستجو کیلئے کسی پریشانی میں مبتلا ہونا ضروری نہیں ہے' انسان جب بھی بہت زیادہ غور وفکر کرتا ہے تو صحیح فکر اس کی ایسے وصف کی طرف رہنمائی کرتی ہے جو اس کی زندگی میں اس کے لئے مثالی ثابت ہو۔ ہمارے اردگرد کائنات میں بہت سے ایسے مظاہر ہیں جو انسان کو بعض اسرار اور ان خفیہ طاقتوں کے بارے میں جو اس پر کنٹرول کررہی ہیں اور اس کا نظام بہت تناسب کے ساتھ چلا رہی ہیں غور وفکر کرنے پر مجبور کرتا ہے۔

انہی سب کے حصول کیلئے ایسا انسان جو عقل مند ہو' اپنے مذہب کے سلسلہ میں متعصب نہ ہو وہ تلاش وجستجو کرتا ہے' جہاں تک میرا تعلق ہے' میں بھی امریکی عورتوں کی طرح تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ تہذیب وثقافت سے بھی آشنا ہوں' میرے لئے ضروری ہوگیا تھا کہ غور وفکر کے دامن کو پکڑنے کے ساتھ تلاش وجستجو اور مطالعہ سے بھی میں

اپنے کو آراستہ کروں، اسی غور وفکر، تلاش وجستجو اور مطالعہ نے اسلام کے سلسلہ کی صحیح معلومات سے مجھے آشنا کیا۔ میں نے امریکہ میں پائی جانے والی بعض انگریزی کتابوں سے اسلام کے مطالعہ کا سلسلہ شروع کیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فیصلہ ہوا کہ میں امریکی شوہر سے علیحدگی اختیار کرلوں، جب میں نے مسلمان عورت کے حقوق کے بارے میں پڑھا اس وقت اسلام سے میری واقفیت بہت بڑھ گئی اور میں نے قاہرہ میں اپنے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا، اور ایک مصری انجینئر سے جس کے ساتھ میں اس وقت مقیم ہوں شادی کرلی۔

مسلمان شوہر اور امریکی شوہر میں فرق کا علم مجھے شادی کے بعد ہوا، مسلمان شوہر جو اپنی بیوی کی حفاظت کی خاطر ہر طرح کی قربانی کے لئے تیار ہوتا ہے اور ہر قسم کے انحراف اور گراوٹ کے وسائل سے اس کو محفوظ رکھتا ہے، جبکہ اس کے برعکس غیر مسلم شوہر اپنی بیوی سے بزنس کے اصول کے مطابق منافع کے تبادلہ کا معاملہ کرتا ہے۔

یورپ کے پروردہ شخص کی نظر میں شادی ایک ایسی شرکت ہے جو کہ مصالح اور منافع کے بدل پر انجام پذیر ہوتی ہے اور بیوی اس کی نظر میں محض ایک سامان کی حیثیت رکھتی ہے، اور وہ بھی خاندان کی آمدنی کا ایک ذریعہ ہے، جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو اسلام میں شادی کا مقصد آپس میں محبت کرنا اور ایک دوسرے کیساتھ ہمدردی کرنا ہے، اور ایک دوسرا مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ زوجین ایک دوسرے کے معاون بننے کیساتھ ساتھ آپس میں ایک دوسرے کیلئے ایثار وقربانی کا جذبہ رکھتے ہوں، یہی وجہ ہے کہ حمایت اور امن وسلامتی کے تمام وسائل بیوی کو اسلام میں حاصل ہوجاتے ہیں۔

سوال: امریکی شوہر سے آپ کو جو پریشانیاں لاحق تھیں کیا یہی آپ کے قبول اسلام کا سبب ہوئیں یا اس کے کچھ اور بھی اسباب تھے؟

جواب: امریکی شوہر سے مجھے جو پریشانیاں لاحق ہوئیں اور اس کا جو سخت تجربہ مجھ کو ہوا صرف وہی اسلام سے واقفیت حاصل کرنے کا بنیادی سبب نہیں ہوا، لیکن ہاں یہ ضرور ہے کہ کسی صورت میں یہ بھی اسلام سے واقفیت حاصل کرنے کا سبب بنا۔

• امریکی اور مغربی عورت کا جہاں تک تعلق ہے تو اس کو نہ معاشرتی اطمینان حاصل ہے، اور نہ ہی نفسیاتی اعتبار سے وہ اپنے کو محفوظ سمجھتی ہے، کیونکہ وہ مادیت پرستی اور نفع اندوزی پر مبنی معاشرتی اور اقتصادی نظام کے تحت زندگی گزارتی ہے، یہ اصول زوجین کے پاک رشتے میں بھی کارفرما ہوتا ہے۔

دوسری جانب زوال پذیر اقدار کا ایسا سیل رواں ہے، جس نے پورے یورپی معاشرہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے، اور اس میں اکثر عورتوں کو قربانی کا بکرا بننا پڑتا ہے، اور عورت ہی کو تنہا اس کی قیمت چکانی پڑتی ہے، جب شوہر اپنی بیوی کی پوری طرح حفاظت کرنے سے عاجز رہتا ہے تو اس کی بیوی اپنی حفاظت کی خاطر کسی دوسرے شخص سے تعلق قائم کرلیتی ہے،

لیکن اس کے شوہر کو نہ اس کی پرواہ ہوتی ہے اور وہ اپنی بیوی کو سمجھانے بجھانے کی کوشش بھی نہیں کرتا اور نہ ہی اس کے مردانہ احساسات حرکت میں آتے ہیں' بلکہ وہ اس فعل کے جواز کے لئے عذر لنگ تلاش کر کے اپنے راحت و آرام کے لئے کسی ایسی عورت کو جو کسی دوسرے شخص کی بیوی ہوتی ہے' تلاش کر لیتا ہے۔

یہی وہ چیزیں ہیں جس کی وجہ سے یورپی عورت وہ حفظ و امان جو ایک مسلمان عورت محسوس کرتی ہے محسوس ہی نہیں کر سکتی' میں دونوں تجربوں سے گزر چکی ہوں' غیر مسلم عورت خاص طور پر مغربی معاشرہ میں جو کچھ محسوس کرتی ہے اور مسلمان عورت نفسیاتی اور معاشرتی اعتبار سے جو اطمینان و سکون اور حفظ و امان محسوس کرتی ہے' میں نے اسکے فرق کو نمایاں طور پر محسوس کیا ہے۔

سوال: امریکی اور مغربی معاشرہ میں مسلمان عورت کی جو تصویر کشی کی گئی ہے اور ذرائع ابلاغ اور ثقافتی حلقوں نے جس طرح مسلمان عورت کو پیش کیا ہے' آپ کی گفتگو اس سے الگ نوعیت کی معلوم ہوتی ہے' مغربی معاشرہ اور مغربی ذرائع ابلاغ جب یورپی عورت کے سلسلہ میں گفتگو کرتا ہے تو وہ یورپی عورت کو ایسی مثالی اور صاحب تقلید عورت کی شکل میں پیش کرتا ہے جو کہ آزادی اور اطمینان کی زندگی گزار رہی ہوتی ہے اور مسلمان عورت کو نہایت ہی پسماندہ طبقہ سے متعلق بنا کے پیش کیا جاتا ہے' آپ کے نزدیک اس کے کیا اسباب ہیں؟ اور ایسا کیوں کیا جاتا ہے؟

جواب: یہ ایک فطری بات ہے' یورپ میں لوگ اسلام کو آخری آسمانی دین نہیں مانتے ہیں' جب کہ ہم لوگ عیسائی مذہب کو مانتے ہیں' یہی وجہ ہے کہ وہ اسلام سے جنگ کرتے ہیں' امریکی اور مغربی ذرائع ابلاغ جو کچھ شائع کرتے ہیں وہ اس کے ذریعے اسلام کی شکل بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں' اس کا بڑا سبب ذرائع ابلاغ پر صیہونیوں کا قبضہ ہونا ہے' اور صیہونیوں کو اسلام سے موسوم ہر چیز سے سخت نفرت ہے' اور اسلام کے بارے میں ان کے دلوں میں کینہ ہی کینہ ہے' اور مغربی ذرائع ابلاغ اور مغربی تعلیم یافتہ حلقے مسلمان عورت کی جو خراب تصویر پیش کرتے ہیں' حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

جہاں تک یورپی عورت کا تعلق ہے جب کہ میں کہہ چکی ہوں کہ اس کو متعدد قسم کی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے' اس کو جوانی پھر اس کے بعد جسمانی اور نفسانی بڑھوتری کے مرحلہ میں اپنے خاندان میں آزادی کی غلط تطبیق کے نتیجہ میں مختلف قسم کی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے' پھر اپنے اس شوہر کی طرف سے پریشانیوں کو جھیلنا پڑتا ہے جو بدمعاملگی کرتا ہے اور مارتا پیٹتا ہے' اور اس پر اکتفا نہیں کرتا ہے' جبکہ اس کی بیوی ایک عورت کی طرح اس کی خواہشات بھی پوری کرتی ہے' جس آزادی کی بات یورپ میں کی جاتی ہے وہ عریانیت کی اور ناجائز جنسی تعلقات کی آزادی ہے اور اس سماجی نظام میں جس میں ازدواجی زندگی میں عورت کی خیانت کا احترام کیا جاتا ہو' اور اس کے لئے پورے وسائل فراہم کئے جاتے ہوں سماجی استحکام کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔

اور یہ عورت بچوں اور جوانوں کی نگاہوں میں نمونہ کیسے بن سکتی ہے۔ مغربی اور امریکی میڈیا اسلام اور اس میں عورت پر ظلم کے بارے میں جو خبریں بڑھا چڑھا کر پیش کرتا تھا اس نے مجھے بہت متاثر کیا تھا' اور ہمیشہ میں یہ سوال کرتی تھی کہ اگر اسلام کی یہی تصویر ہے تو عربی اور اسلامی ملکوں میں عورت کو ہم مغرب سے زیادہ مطمئن اور خوشحال کیوں محسوس کرتے ہیں' شوہر کے کسی دوسرے ملک چلے جانے یا اس سے الگ رہنے کی صورت میں عورت اس کی اولاد کی تربیت کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر لے کر کیوں اپنی قربانی پیش کرتی ہے' اور کیا وجہ ہے کہ یورپی اور امریکی عورتوں کی بہ نسبت مسلمان عورتوں میں جرائم کی تعداد بہت کم ہے اور کیوں مسلمان عورت ذہنی اور نفسیاتی امراض کے ساتھ جوڑوں کے امراض کی بھی شکایت نہیں کرتی۔ جب کہ یہ امراض خطرناک حد تک امریکی اور یورپی معاشرہ میں بڑھ رہے ہیں' اس طرح کے سوالات میرے ذہن میں پیدا ہوتے رہتے تھے۔ اور میں عورت کے سلسلہ میں اسلامی ظلم کے پروپیگنڈہ کو سنتی رہتی تھی' اور جس وقت میں نے کینہ کا غیر جانبدارانہ اور موضوعی مطالعہ کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ مغرب میں اسلام پر کتنا ظلم کیا جارہا ہے اور صیہونی ذرائع ابلاغ اس کی شکل کو کتنا بگاڑ کر پیش کررہے ہیں۔

<u>اسلام کو بگاڑ کر پیش کر کے لوگوں کو صحیح راستہ سے ہٹانا:</u>

سوال: اسلام کو بگاڑنے اور لوگوں کو گمراہ کرنے کے جو حربے ہیں جن کے بارے میں آپ گفتگو کررہی تھیں اس صورت حال میں مغربی یا امریکی عورت کس طرح صحیح اسلام تک رہنمائی حاصل کرسکتی ہے؟

جواب: اسلام کے خلاف یورپ کی جو سخت ظالمانہ پروپیگنڈہ مہم ہے' اس نے مغربی معاشرہ کو جتنا متاثر کیا ہے اسے ہمیں کم نہیں سمجھنا چاہیے' صحافتی ذرائع ہی کا اس پورے معاشرہ کی اکثریت کے دل ودماغ پر قبضہ ہے' خاص طور پر نوجوان نسل جن پر تہذیب وثقافت کے سدھارنے اور مطلوبہ معلومات کے حاصل کرنے میں اعتماد کیا جاتا ہے' وہ پوری طرح سے میڈیا (Media) کے چنگل میں ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس ملک کے باشندوں کو اسلام کی صحیح صورت حال سے واقف کرانے کے سلسلہ میں پہلے سے پُرامید نہیں ہوا جاسکتا ہے' بلکہ یہ مشکل کام ہے جس کیلئے سخت محنت اور زبردست وپرتاثیر صحافتی وسائل پر قادر ہونا بھی ضروری ہے' اور ذرائع ابلاغ کے ایسے وسائل ہونے چاہئیں جو ہر قسم کی رکاوٹوں کو ختم کرنے اور یورپی وامریکی گھروں کے اندر داخل ہوکر اس کے رہنے والوں کیلئے اسلام کی حقیقی شکل پیش کرنے پر قادر ہوجائیں' مغربی معاشرہ کو اسلام کی طرف موڑنے میں جو چیز معاون ہوسکتی ہے الحمدللہ مسلمان اس پر قادر ہیں' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جو دولت اور مادی وسائل عطا کررکھے ہیں' وہ یہودیوں کو حاصل کردہ وسائل سے بہت زیادہ ہیں۔

لیکن مشکل یہ ہے کہ زیادہ تر مسلمان سرمایہ دار اپنا سرمایہ دین کے دفاع میں نہیں لگاتے ہیں اور نہ ہی اپنے معاشرہ کی مصلحت کی خاطر سرمایہ داری کرتے ہیں۔

اسی طرح یورپی زبانوں میں اسلامی ثقافت کی کتابوں کی اشاعت کا انتظام ہونا چاہیے اوران کتابوں کی تیاری کا کام کسی اعتدال پسند اسلامی تنظیم کی زیر نگرانی ہونا چاہیے' اوراگر یہ کام ان ملکوں میں رہنے والوں پر چھوڑ دیا گیا تو وہ اس کو انجام نہیں دے پائیں گے' اور نہ وہ صحیح اسلام کی ترجمانی کرسکیں گے' کیونکہ یورپ میں مسلمان ایک حالت میں نہیں ہیں۔ میں نے امریکہ میں شائع ہونے والی بہت سی کتابوں کا مطالعہ کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ غلط ترجمانی کررہی ہیں' وہ کتابیں اسلام سے دور کرنے والی ہیں' اگر میں پہلے سے اسلام سے پوری طرح واقف نہ ہوتی تو میں ان کتابوں کی وجہ سے اسلام ہی سے بدگمان ہوجاتی۔

مسلم خاتون کی صورت حال:

سوال: مصر اور بعض اسلامی ملکوں میں آپ کا قیام رہا' اس قیام کے دوران آپ نے مسلمان عورت کی جو حالت دیکھی اس پر آپ کیا تبصرہ کریں گی؟

جواب: اسلام قبول کرنے سے پہلے میرے ذہن میں مسلمان عورت کی تصویر یہ تھی کہ وہ نہایت ہی پسماندہ ہوتی ہے' خادمہ کی حیثیت سے شوہر کی خواہشات پوری کرنے اور گھر کے کام کرنے کے سوا زندگی میں اس کا اور کوئی کردار نہیں ہے اور یورپ میں لوگوں کے ذہنوں میں مسلمان عورت کی یہی تصویر ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ امریکی اور یورپی میڈیا نے مسلمان عورت کی یہی تصویر کشی کی ہے' میڈیا بعض ایسے متشدد علماء کی آراء کو نقل کرتا رہتا ہے جو عورت کو گھر میں قید رکھ کر ہر چیز کو حرام قرار دیتے ہیں حتیٰ کہ عورت کی آواز کو بھی حرام قرار دیتے ہیں' لیکن مصر میں رہنے اور بعض اسلامی ملکوں میں متعدد عورتوں سے ملاقات کرنے کے بعد میں نے بالکل اس کے برعکس صورت حال دیکھی' زندگی کے میدانوں میں مسلمان عورت کا بہت زیادہ عمل دخل ہے' اور مسلم ملکوں میں اس کو بڑے مرتبہ حاصل ہیں' اور عورتوں میں ماہرین فن بھی ہیں' اور بعض میدانوں میں ان کو مردوں پر سبقت حاصل ہے' مختلف امور میں اس کی رائے اور فکر کو اہمیت حاصل ہے' اور ایسے معاملات میں اس کی رائے شامل حال رہتی ہے لیکن میرا خیال یہ ہے کہ مسلمان عورت کو تعلیمی میدان میں ابھی اور زیادہ اہتمام کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ مردوں کے مقابلہ میں تعلیم کا رجحان عورتوں میں کم ہے۔ اور یہ چیز مشارکت میں اثرانداز ہورہی ہے۔

ملک کی ترقی میں عورت ایک مثبت پہلو رکھتی ہے' جس معاشرہ میں وہ زندگی گزارتی ہے اس میں شوہر سے تعلقات اور بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں بھی اس کا مثبت کردار ہی اثر ڈالتا ہے' اسی وجہ سے مسلمان عورت کی تعلیم کے سلسلہ میں بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہیے' چاہے یہ اہتمام گھر ہی پر ہو۔

عورت کے کام کے میدان:

سوال: مسلمان عورت کے کام کرنے کے سلسلہ میں آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا آپ ان علماء ومربین کی رائے

سے اتفاق کرتی ہیں جو عورت کے گھر کے وہ امور جو معاشرہ سے ناپید ہو چکے ہیں' کرنے کو کہتے ہیں؟

جواب: میں چھ سال سے مصر میں رہ رہی ہوں' مسلمان خاندان کی جو مشکلات ہیں ان سے بھی میرا واسطہ رہا ہے' اور شوہر و بیوی کے درمیان جو کچھ اختلافات کام کرنے کی وجہ سے وقوع پذیر ہوئے ان سے بھی میرا سابقہ رہا۔ (ان سب چیزوں کو سامنے رکھنے کے بعد) میں اس نتیجہ تک پہونچی ہوں کہ جس وقت ہم گھر کے اندر کے تمام معاملات عورت کے سپرد کرتے ہیں تو ہم بہت سے معاملات سے بے پرواہ' لاتعلق ہو جاتے ہیں۔

اور میں بعض ایسے خاندانوں کو جانتی ہوں جن کو باپ کے غائب رہنے اور باہر رہ کر کام کرنے کی وجہ سے بہت زیادہ اور پیچیدہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے' اس کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے گھر کی تمام ذمہ داریاں اپنی بیویوں پر چھوڑ رکھی ہیں اور بیوی گھر کی ذمہ داریوں کو نبھانے کے باوجود بچوں کی پرورش کے لئے بھی اپنا وقت نکالتی ہے' لیکن بچوں کی حد سے بڑھی ہوئی شرارتوں کے سامنے وہ بے بس ہو جاتی ہے' یہی سب وجوہ ہیں کہ عورت باہر تو ناکام رہتی ہے گھر کی ذمہ داریوں کو بھی اچھے طریقے سے انجام نہیں دے پاتی ہے۔

سوال: تعلیم کو ترقی دینے کے جو وسائل ہیں' ان سے تو آپ باخبر ہیں ہی لیکن خاص طور پر تعلیم کے ابتدائی مراحل کے سلسلہ میں آپ کی جو واقفیت ہے اس کو سامنے رکھ کر ہمیں یہ بتائیں کہ مسلمان عورت کی صورت حال کو تعلیمی و ثقافتی معیار کو باقی رکھتے ہوئے کس طرح ہم ترقی دے سکتے ہیں؟

جواب: عورت کا جہاں تک تعلق ہے تو علمی اور ثقافتی میدان میں اس کی حیثیت وہی ہے جو مردوں کی ہے کسی بھی علم کا اس سے چھپانا ہمارے لئے مناسب نہیں ہے' مسلمان عورت کو تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ تہذیب و ثقافت سے بھی آراستہ ہونا چاہیے اور جو میدان اس کی طبیعت کے موافق ہو' اور اس کی نسوانیت سے میل کھاتے ہوں اسے اس میں بھی قدم رکھنا چاہیے۔ یہ اس کا حق ہے اور اس سے نوجوان عورت کی فکری صلاحیتوں میں اضافہ ہوگا' اور اس کی ذہن سازی بھی ہوگی اور اپنے مناسب میدانوں میں مہارت بھی حاصل کر سکے گی' اور معاشرہ کے لئے بھی مفید بنے گی۔

مسلمان عورت کے کام کرنے کے بہت سے میدان ہیں' عورت مربی بھی بن سکتی ہے اور معلم بننے کی بھی اس میں صلاحیت ہے' اور اس کے علاوہ ایک کامیاب داعیہ بننے کی بھی وہ پوری طرح اہل ہے' خاص طور پر عورتوں کے درمیان وہ داعیہ کا کردار زیادہ اچھے طریقے سے ادا کر سکتی ہے' اور اگر وہ عورتوں اور بچوں کے امراض میں مہارت حاصل کر لے تو ایک بہترین ڈاکٹر بن سکتی ہے' اور تجارت کے میدانوں میں عورتوں اور بچوں کے لباس کی تجارت میں بھی وہ اہم رول ادا کر سکتی ہے' عورت کی طبیعت کے موافق بہت سے کام ہیں' لیکن افسوس کہ کوئی تعلیمی اسکیم نہیں ہے' اس کی وجہ سے بہت سے اسلامی ملکوں میں ان میدانوں میں عورتوں کے درمیان کوئی کوشش نہیں پائی جاتی ہے' اسی وجہ سے مجھے مصر میں عورتوں کو مردوں کے کرنے والے کام کو کرتے دیکھ کر دکھ ہوا۔